رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۰۹۳

THE ALHAKAM

-qadian-

الحکم

سلسلہ عالیہ احمدیہ کا سب سے پہلا اور مشہور و معروف اخبار

اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِھِمْ

بیا در بزم مستاں تا بہ بینی عالمے دیگر
بہشتے دیگر و ابلیس دیگر آدمے دیگر

مدیر - شیخ یعقوب علی تراب احمدی عرفانی

قیمت سالانہ
والیان ریاست و امراء سے ۱۰ روپے
معاونین سے ۸ روپے
عوام سے ۵ روپے

مدینۃ المسیح قادیان دارالامان سے ہر انگریزی ماہ کی ۷ - ۱۴ - ۲۱ - ۲۸ تاریخ کو خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ شائع ہوتا ہے
چہ گویم با تو گر آئی چہا در قادیان بینی دوا بینی شفا بینی خرد بینی دارالامان بینی

جلد ۲۵ | مؤرخہ (۷) اکتوبر سنہ ۱۹۲۳ء | نمبر ۳۸

شذرات

بین الاسلامی زبان

قسطنطنیہ کے اخبار طنین میں یہ بحث شروع ہوئی ہے کہ دنیا کے تمام مسلمانوں میں قومی معاملات کے طے کرنے کے لئے ایک مشترکہ **زبان** کی ضرورت ہے اور یہ مشترکہ زبان **ترکی** ہونی چاہیئے۔ ترکوں کی **ترقیات** جہاں **اسلامی** دنیا کیلئے نہایت ہی خوش کن اور امید افزا ہیں وہاں یہ دیکھ کر افسوس ہوتا ہے کہ **عربی زبان** کے ساتھ نہایت برا سلوک کیا جاتا ہے کچھ شک نہیں ترکوں کی مادری زبان ترکی ہے اور وہ حق رکھتی ہے کہ ترک اسکی **ترقی** میں پوری کوشش کریں لیکن کسی حالت میں ترکی زبان **بین الاسلامی** معاملات کے طے کرنے کا ذریعہ نہیں ہو سکتی۔ اگر کوئی زبان مسلمانوں کی مشترکہ زبان ہو سکتی ہے تو وہ **عربی** ہے اور دنیا کے ہر حصہ کے **مسلمان** عربی سمجھ سکتے ہیں۔ اگر عربی کا رواج عام کر دیا جاوے تو اسمیں آسانی ہوگی۔ اس لیئے **ہندوستان کے مسلمانوں** کو متفق ہو کر یہ تحریک کرنی چاہیئے کہ دنیا کے مسلمانوں میں اسلامی معاملات کے طے کرنے کے لیئے جب کسی زبان کا استعمال کیا جاوے تو وہ

عربی زبان ہوگی

* * *

مسلمانوں کو مذہبی معاملات میں مدد نہ دی جاوے - یہ آواز ہے جو کلکتہ کی **ہندو دھرم سبھا** کے گزشتہ اجلاس میں اٹھائی گئی ہے اور اتفاق رائے سے یہ تجویز پاس ہوئی ہے کہ اس سبھا کا خیال ہے کہ جزیرۃ العرب کی حفاظت کے لئے ہندوؤں کو سوائے فرقہ کی ترغیب دینا جیسا کہ مولانا ابوالکلام آزاد اور مولانا محمد علی کی تقاریر سے عیاں ہے اور خصوصاً اس حالت میں جبکہ قانون شکن مسلمانوں کی طرف سے ہندوؤں پر مظالم ٹوٹ رہے ہیں (دختر وغیرہ وغیرہ) ایک نامناسب اور غیر منصفانہ فعل ہے اسلیئے کمیٹی تجویز کرتی ہے کہ جب تک مسلمان ذبیحہ گاؤ ترک نہیں کرتے ان کے کسی مذہبی معاملہ میں ہندوؤں کو امداد نہیں دینی چاہیئے"

میں اس تجویز پر صرف اسقدر کہتا ہوں کہ مسلمانوں کی **غیرت اور حمیت** کا اقتضاء یہ نہیں ہونا چاہیئے کہ وہ دریوزہ گری کریں۔ **مجھے** وہم بھی نہیں ہو سکتا کہ کوئی مسلمان اپنے مذہبی معاملات میں کسی دوسرے سے مدد کا خواہشمند ہو۔ مولانا آزاد اور محمد علی کو جواب دینا چاہیئے۔ اور اس **سپرٹ** کو جو **دھرم سبھا** پھیلا رہی ہے نہایت غور سے مطالعہ کرنا چاہیئے۔

مسلمان جبتک **مذہب** کے متبع اور قرآن بردار ہو کر خدا پر توکل کر کے کھڑے ہوں گے وہ دوسروں کے سہارے پر کھڑے ہو کر گرنے سے بچے رہیں گے اور بے لیڈر رکھے جائیں گے جنہوں نے ہمیشہ ہمسایہ قوموں کی اعانت اور دستگیری کی ہے دنیا میں **امن اور صلح** کے وہ حامی اور علم بردار رہے ہیں ابھی وہ اپنی خصوصیتوں کو اپنے عمل سے ثابت کر دکھائیں

* * *

جمعیتہ التبلیغ اسلام کا اہم اجلاس - میر غلام بھیک نیرنگ نے انبالہ سے ایک برقی پیام کے ذریعہ اعلان کیا ہے کہ انبالہ میں جمعیتہ کا جو تازہ اجلاس ہوا ہے اس میں ہر قسم کے سیاسی خیالات رکھنے والے تارکین موالات و حامیان موالات مسلمان لیڈر اس جمعیتہ کے ممبر ہو چکے ہیں **مجلس عاملہ** بنائی گئی ہے باقی عہدہ دار منتخب کیئے گئے ہیں مجلس نمایندگان تبلیغ آگرہ اور انجمن ہدایت الاسلام دہلی کا الحاق عمل میں آیا مرکزی دفتر انبالہ شہر میں رکھا گیا عملی کام کے متعلق اہم فیصلے کیئے گئے۔

جمیعتہ التبلیغ اسلام کے قیام سے پہلے اسکی تائید کی ہے اس لحاظ سے کہ جس نیک مقصد کو لیکر وہ کھڑی ہوئی ہے وہ ہر مسلمان کے لیئے نہایت پیارا اور اہم ہے۔ اور ہماری دلی خواہش ہے کہ جمعیتہ **متحدہ** صورت میں تبلیغ کے کام میں کامیاب ہو۔

* * *

کیا مسلمانوں کی تبلیغی انجمنیں سبق لیں گی - ارتداد کیلئے دو سبھائیں کام کر رہی تھیں بھارتیہ شدھی سبھا اور ہندو مہا سبھا گو ان دونوں سبھاؤں میں باہم اختلاف اور رقابت تھی مگر اس اختلاف اور رقابت کا اثر کام پر نہ تھا۔ دونوں اور کی سرگرمی سے کام کر رہی تھیں تاہم یہ محسوس کیا جا رہا تھا کہ غرض مشترک کیلئے اگر متحد ہو کر کام نہ کیا گیا تو نقصان ہوگا۔ اب خبر آئی ہے کہ دونوں سبھاؤں کے کارکنوں نے ملکر کام کرنیکا عہد کر لیا ہے۔ ہم جو اتحاد کے حامی ہیں اس اتحاد پر گو اگرچہ ہمارے دشمنوں نے ہماری مخالفت میں کیا ہے دونوں سبھاؤں کے شوق کی تعریف کرتے ہیں اور مسلمانوں کی خدمت میں ادب سے عرض کرتے ہیں کہ خدارا اب تو سوچیں مقصد تبلیغ میں متحد ہو کر کام کریں اور فرقہ بندی کی قیود سے آزاد ہو کر جو کام کر سکتے ہیں ساتھ مل جاویں کہ وقت نازک ہو چلا ہے۔

* * *

ہندو مسلمانوں میں تفرقہ کی جدید تحریک - ہندو اخبارات میں یہ بحث بھی اٹھائی گئی ہے کہ کانگریس کو خلافت اور جمعیتہ العلماء کے اثر سے

(انوار احمدیہ پریس قادیان میں باہتمام شیخ یعقوب علی تراب احمدی پرنٹر و پبلشر و پروپرائٹر چھپکر تراب منزل سے شائع ہوا)

مولوی محمد امین مجاہد روس

مولوی محمد امین صاحب مجاہد روس کے متعلق اس سے پہلے الحکم میں یہ خبر شائع ہو چکی ہے کہ ہندوستانی سرحد پر وہ گرفتار کر دیا گیا تھا۔ حکام گورنمنٹ نے ان کی ضمانت منظور کر دی ہے اور یہ ضمانت دو ہزار روپیہ کی ہے جو مکرمی مستری غلام محمد صاحب برادر میاں سلطان محمد صاحب احمدی سیالکوٹی نے دی ہے۔ سپرنٹنڈنٹ پولیس گورنمنٹ کی اجازت کے بغیر ابھی وہ نہ باہر جا سکتے ہیں اور نہ کوئی پبلک لیکچر دے سکتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے یقین ہے کہ انکے خلاف لگائے گئے الزامات سراسر بے اصل ثابت ہوں گے۔

مولوی محمد امین صاحب نے جو تازہ خط لکھا ہے وہ معہ الفضل میں تمام و کمال چھپ گیا ہے میں اس میں سے جماعت احمدیہ بخارا اور ان کے اپنے سفر کے حالات کے متعلق جو حصہ ہے وہ یہاں درج کرتا ہوں جس سے معلوم ہوگا کہ اس مرد خدا کو کس قسم کی تکلیفوں اور مشکلات سے گزرنا پڑا ہے اور یہ بھی کہ بخارا میں جو جماعت قائم ہوئی ہے

وہ اخلاص اور ارادت کے کس

مقام پر ہے + ایڈیٹر

جماعت احمدیہ بخارا

میں حیران ہوں کہ کس طرح احباب بخارا کے ان مخلصانہ اور عقیدتمندانہ جذبات کو حضور انور کی خدمت میں پہنچا دوں۔ جب انکو معلوم ہوا کہ زکوٰۃ کا چندہ خاص طور پر حضرت خلیفۃ المسیح کے حضور یا خاص اہتمام سے بیت المال میں جاتا ہے تو جیدان میں آنے لگا ایک پونڈ روسی زکوٰۃ کا چندہ مجھے دیا گیا کہ میں اسکو جوتی یا کسی اور جگہ میں سلا کر حضور کی خدمت میں پیش کر دوں لیکن جیسا کہ حضور کو علم ہے روسیہ سے پونڈوں کا نکالنا ایسا ہی ممنوع ہے جیسے پستول اور بندوق کا باہر لے جانا اور پھر علاوہ ازیں میرے حالات اور راستہ بھی مخدوش تھا۔ اسلئے میں نہ لا سکا۔ حضور کیلئے ایک جائے نماز بخارائی کا نمونہ بنایا گیا تھا اور ایسا ہی ایک بڑا قالین مسجد مبارک کے لیئے تجویز ہوا تھا۔ لیکن چونکہ اس عاجز کا راست مخدوش تھا سرحد سے نکلنا مشکل تھا اسلیئے بالفعل چھوڑ دیئے گئے کیونکہ یہ عاجز روسی ریلوے سٹیشن سے انگریزی ریلوے اسٹیشن تک تمام سفر پا پیادہ کر چکا ہے کپڑوں یا قالین کا لانا ایسے حالات میں بہت مشکل تھا مجھے اپنے اخراجات کے لیئے ایرانی روپیہ دیئے گئے لیکن اس خوف سے کہ اگر سرحد پر پکڑا گیا تو کہیں گے کہ ساری عمر قید میں گزری روپیہ اور پونڈ کہاں سے لایا گویا میں یقیناً جاسوس انگلش ہوں۔ جسکو انگریزی قونصل خانہ مقیم مشہد روپیہ بھیجتا رہا ہے۔ اپنے اخراجات کے لیئے بھی سوائے ٹکٹ کے کچھ نہ لا سکا۔ چندہ زکوٰۃ کا چندہ امانت بخارا میں رکھوا دیا اور کہہ دیا کہ جب وقت ہمارے مبلغ یہاں پہنچیں گے انکو یہ ادا کیا جاویگا۔

میرے پیارے آقا۔ اگر حضور انور کی خدمت میں میری سب سے پہلی اور سب سے آخری خواہش ہو سکتی ہے تو وہ جماعت بخارا کے لیئے دعا کی اور وہ جلد سے جلد مبلغ بھیجنے کی عاجزانہ درخواست ہے۔ جماعت بخارا اپنے مبلغین کے قیام کا تمام خرچ علاوہ ایک اچھے مکان کے خود برداشت کرے گی۔ میں نے جماعت بخارا کے احباب کو باوجود وقت کی کمی کے ان کی ذمہ واریاں اور فرائض ایک حد تک بتلا دیئے ہیں۔ میں نے ان کو کہہ دیا ہے کہ صرف بخارا کے مبلغ کے مکان و طعام کے ذمہ وار نہ ہونگے بلکہ سمرقند۔ تاشقند۔ قزان۔ جہاں کئی لاکھ تاتاری مسلمان آباد ہیں۔ اور ماسکو جو سوویت کا مرکز بنا ہے ان ہر چہار جگہ کے مبلغ اور ان کے اخراجات بھی بخارا ہی برداشت کرے گا۔ اور چونکہ بخارا جو صدیوں سے مرکز اسلام چلا آ رہا تھا اس سے تبلیغ و اشاعت اسلام میں ناقابل معافی کوتاہی اور غفلت ہوئی ہے۔ پس تلافی مافات کے طور پر اسکا فرض ہے کہ مسیح موعود کے زمانہ میں علاوہ ترکستان اور روسیہ کے ایران کے مبلغوں کا بھی خرچ ادا کرے کیونکہ خراسان کا علاقہ ترکستان بخارا کے قریب تر ہے۔ بخارا کا فرض ہے کہ وہ شیعیت کو دور کرے اور اپنے قرب و جوار کے علاقہ میں تبلیغ کرنے کے لیئے یا تو خود گدھہ میں پہنچکر تیار ہو جائیں یا وہاں سے تیار شدہ مبلغوں کو منگوا کر ان کے مصارف کی کفالت لے لیں۔ ہمارے دوستوں پر ان باتوں سے ایک مسرت آگیں رقت طاری ہو جاتی تھی۔ جناب ...... صاحب فاضل نے میرے ساتھ آنے کے لیئے اپنی مدرسی سے استعفا دیدیا اور پاسپورٹ کے لیئے درخواست دیدی۔ تو لوگوں میں ایک شور پڑ گیا۔ کیونکہ حاجی صاحب اس سے قبل دو بار حج کر چکے ہیں۔ حاجی صاحب نے اپنا عالیشان مکان میری رہائش کے لیئے مخصوص کیا جہاں آخری راتوں میں بیس بیس کی تعداد میں نوجوان جس میں امیر بخارا کے عمزاد بھائی بھی شامل تھے۔ حضور کے نالائق اور ناچیز خدمتگار کی زیارت کے لیئے جمع ہوتے تھے اگرچہ بخارا میں گلی گلی اور کوچہ کوچہ میں مسجدیں ہیں لیکن جس مردانگی کے ساتھ ہمارے دوستوں نے غیر احمدیوں کے ساتھ نماز دین کا پڑھنا یکدم ترک کیا وہ میرے لیئے ایک عجیب لذت افزا امر تھا ہمارے دوست مرزا ...... صاحب تاجر نے مجھے بارہا کہا کہ اگر تم بغیر میرے چلے گئے تو میں قیامت کے دن تمہارے گلے میں ہاتھ ڈالوں گا۔ یہ تو اپنی دوکان۔ مکان۔ زمین سب کچھ فروخت کرنے کے لیئے تیار تھا کہ میں قادیان سے واپس ہرگز نہ آؤنگا لیکن میں نے روک دیا۔ اس نے مجھے کئی دفعہ کہا کہ میں اپنے بال بچوں کو ملا کر تمہارے سپرد کرتا ہوں کیونکہ تم نائب امام الزمان کے بھیجے ہوئے ہو پس تم ہی میرے بال بچوں کے مالک ہو۔ جب کبھی حاجی صاحب میرے ساتھ بطور مذاکرہ علمیہ بات چیت کرتے تو اسکو ناگوار گزرتا تھا اور حاجی صاحب سے کہتا تھا کہ کیوں تم اس سے دلیل اور برہان پوچھتے ہو یہ تو نائب امام الزمان کا بھیجا ہوا ہے جو کچھ کہتا ہے نائب امام الزمان علیہ السلام کی طرف سے کہتا ہے۔ یہ شخص میرے معمولی اخراجات یعنی پیسوں کی جگہ پونڈوں کے خرچ کرنے کے لیئے تیار ہو جاتا تھا جب مولوی ...... صاحب فارغ التحصیل جامعہ بخارا کو معلوم ہوا کہ حاجی صاحب ...... اور مرزا ...... صاحب قادیان جانے کے لیئے تیار ہیں تو اسکو سخت صدمہ ہوا کہ میں بھی ساتھ چلوں گا لیکن چونکہ مولوی ...... صاحب فارغ ہونیکے بعد ایک بڑے مدرسہ کے حجرہ میں اپنی مشین لیکر خیاطی کا کام کرتے ہیں اور اس طرح اپنا گزارہ کرتے ہیں سفر خرچ کی توفیق نہیں رکھتے۔ میں نے جب اس کی خواہش کو حاجی صاحب اور مرزا صاحب تاجر پر ظاہر کیا تو انھوں نے فرمایا کہ جو وقت چلیں گے بیس پونڈ روسی علاوہ خوراک کے ہم اسکو دیں گے۔ پہلے دن جب میں حضرت حاجی صاحب کو تبلیغ کرنے گیا تو مدن میں روسی پولیس سے جھگڑا ہوا تھا۔ طبیعت میں رقت تھی۔ میں نے دل میں خیال کیا کہ ایک بار اگر پکڑے گئے تو یونہی مارے جائیں گے۔ مرنے سے پہلے کھلی کھلی اور صاف صاف تبلیغ کر لوں۔ کیونکہ مجھے یہاں کئی بار بتلایا گیا تھا کہ روسیہ میں انسانی زندگی کی سب سے بڑی قیمت ایک کارتوس ہے۔ اسلیئے میں نے بڑے جوش اور وقار سے اسکو تبلیغ کی۔ خدا کی شان حضرت حاجی صاحب میرے ایک ایک لفظ کی قبولیت کے لیئے بار بار اٹھتے تھے اور جب میں بٹھا لیتا تھا تو پھر بالمعہ کر میرے لفظ لفظ کے لیئے کھڑے ہو جاتے تھے۔ ایک عجیب نظارہ تھا۔ میں نے فیصلہ کیا کہ اسکے بعد اگر مارا جاؤں تو کوئی فکر نہیں ہے +

ایک دوست نے میرے زمانہ قید میں بخارا قید خانہ کے اندر کئی روز مسلسل اصرار و منت و عاجزی کے بعد حضور کو قبول کیا میں حالات نہیں بتلاتا تھا۔ بہت عاجزی سے منت اور خواہش کیا کرتا تھا کہ مجھے اپنا مرشد بتلاؤ۔ میں نے کئی روز کے بعد اسکو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا دعویٰ بتلایا جو اس نے قبول کیا یہ بہت ہی مخلص تھا۔ میں نے بخارا کے قید خانہ میں خواب دیکھا کہ میں نے قید خانہ کے اندر ہی ایک فاختہ پکڑ لی ہے اس خواب کے ایک ماہ بعد اس شخص نے حضرت امام مہدی علیہ السلام کو قبول کیا اس شخص نے تاتاری مسلمانوں اور روسی لوگوں میں تبلیغ کرنے کے لیئے پچاس بیتہ (روبی) دینے کا وعدہ کیا اگرچہ قید خانہ کے اندر باجماعت نماز ہوا کرتی تھی لیکن حال بیان کرنے سے پہلے میں نے اسکو بتلا دیا تھا کہ ان لوگوں اور ان رشتہ داروں کو چھوڑنا پڑیگا چنانچہ اسنے بیعت کے بعد نمازوں کو غیر احمدیوں کے پیچھے یکدم چھوڑ دیا اور پھر مجھ سے قید خانہ ہی میں قرآن پڑھنا شروع کیا۔ یہ قید خانہ ہی میں رہا اور مجھے نکل جانے کا حکم ملا۔ حضور انور تمام جماعت بخارا کے لیئے خاص طور پر دعا فرماویں۔ اور ساتھ ہی یہ عرض کرتا ہوں کہ حضور مشرق کی سب سے بڑی قوم روسی کے لیئے بھی دعا فرماویں کہ وہ حضور کے زمانہ میں ہی تمام کی تمام مسلمان ہو جائے۔ اللھم آمین یارب العالمین +

میرے پیارے آقا! بخارا کے لیئے مبلغین کی سخت ضرورت ہے احباب بخارا نے مجھ سے خواہش کی تھی کہ میں انکی اس خواہش کو حضور تک پہنچا دوں کہ بخارا کے لیئے مبلغین میرے پہنچتے ہی روانہ ہو جائیں خدا کے فضل سے مبلغین کو مکان اور رہائش خوراک کا ہر طرح آرام رہے گا صرف بخارا تک پہنچنا ہے +

اپنے سفر کا کچھ مختصر حال

یہ میرے پیارے آقا! کچھ مختصر سا حال میں اپنے سفر کا بھی حضور کی

خدمت میں عرض کرتا ہوں۔ جیسا کہ میں نے پہلے عریضہ میں عرض کیا تھا۔ تاشقند میں کئی بار مجھ سے بیان لیا گیا اور بیان عموماً رات کیوقت لیا کرتے تھے۔ رات کو بیان لینا لم فرصتی یا کام کی کثرت پر محمول نہیں کیا جا سکتا۔ بلکہ اس سے مقصود ان کا میرا مرعوب کرنا تھا۔ ایک دفعہ رات کے نو بجے اور ایک بجہ کے درمیان مجھے بڑی صفائی سے کہا گیا کہ میں انگریزی جاسوس ہوں۔ اور اگر میں اسبات کی تردید اور تغلیط کروں تو پھر میں افغانی وقائع نویس اور مخبر ہوں۔ اور اگر یہ بھی درست نہ ہو تو ہونہ ہو یہ تیسری بات تو بڑی نشانہ کی ہے کہ میں دنوز پاشا کا آدمی ہوں۔ جنہوں نے اس وقت سرحد ترکستان پر امن عامہ کو درہم برہم کر رکھا تھا۔ میں ہر ایک بات کا معقول جواب دیا کرتا تھا۔ لیکن مجھ سے بار بار یہی کہا جاتا تھا کہ میں سچ سچ بتلاؤں کہ میں کس کا آدمی ہوں۔ اس رات پستولوں کی خوب نمایش کی گئی میں نے یہ بتلایا اور بڑی وضاحت سے بتلایا کہ میں کسی حکومت کا بھیجا ہوا نہیں ہوں۔ ہاں مجھے اپنے آقا و مرشد نے بھیجا ہے۔ اور میں اپنے مرشد طریقت سے اجازت لیکر آیا ہوں۔ لیکن یہ اجازت صرف یہاں آنیکے لئے مخصوص نہ تھی۔ بلکہ میں جب شادی کرتا ہوں۔ تو بھی اپنے مرشد سے اجازت لیتا ہوں۔ حتےٰ کہ جب میں اپنی لڑکی کا نام رکھتا ہوں۔ تو بھی مرشد سے پوچھتا ہوں۔ پس یہاں بخارا آتے کے لئے بھی اپنے آقا سے اجازت اور دعا لیکر آیا ہوں۔ یہاں انہوں نے یہ تو پوچھا۔ کہ ان کا نام کیا ہے۔ لیکن ... بالکل باور نہ کیا۔ اور بار بار کہتے جاتے تھے۔ کہ جھوٹ نہ بولو۔ سچ بولو۔ اسوقت میں اپنے جذبات کو ضبط نہ کر سکا اور میں نے خشونت آمیز لہجہ میں سختی سے کہا۔ کہ ہاں میں راست کہتا ہوں اور راستی کی تخم ریزی کے لئے آیا ہوں۔ اگر تم کو راستی سے پیار ہے تو مجھے آج رات کو ہی چھوڑ دو گے۔ ورنہ معلوم ہوگا کہ در اصل تم کو راستی سے محبت نہیں ہے۔ ترجمان جو ایک ارمنی تھا۔ اوس نے کہا ایسی باتیں مت کرو۔ ڈرنے کا مقام ہے میں نے کہا۔ قدم قدم پر جھاڑیوں سے نہیں ڈر سکتا ایک ذات سے ڈرتا ہوں اور بس۔

اسی رات کو جب مجھ پر افغانی مخبر ہونیکا الزام لگایا۔ تو میں نے سخت نفرت اور حقارت کے ساتھ اس کی تردید کی۔ میں نے کہا کہ دنیا کی ..... کسی ادنیٰ قوم کی طرف مجھے منسوب کرو۔ مجھے صدمہ نہیں۔ لیکن خدارا مجھے افغانی آدمی مت کہا کرو۔ میں افغانستان کے مخالفوں کو تم سے بدرجہا بہتر سمجھتا ہوں۔ کیونکہ تمہارے ملک میں اب تک ہمارے کسی آدمی کا نقصان نہیں ہوا ہے۔ لیکن وہاں میرے آقا کے دو برگزیدہ بزرگوار نہایت بے دردی کے ساتھ شہید کئے گئے ہیں۔ اس سے میں اسبات کو زیادہ پسند کرتا ہوں کہ پستول سے ہلاک کیا جاؤں۔ چنانچہ وہ خاموش ہو گئے۔ ایک رات مجھے مذہبی عقائد کی جانچ پڑتال کیلئے بلایا۔ اس رات افسر متعلقہ نے بڑے دعویٰ کے ساتھ کہا کہ مجھے مذاہب عالم پر عبور ہے۔ میں نے شکریہ ادا کیا کہ آج کی رات بڑی دلچسپی سے گذرے گی۔ خدا کی شان چند سوالات کر کے رہ گیا۔ ترجمان سے جھنجلا کر کہنے لگا میں دوسری رات سوالات لکھکر لاؤں گا۔ اس رات مجھ سے مختلف فرقوں کا حال پوچھتے پوچھتے یکایک سوال کیا کہ تم کس فرقہ کے ہو۔ بے ساختہ میرے منہ سے نکلا ہمارے فرقہ کا نام فرقہ احمدیہ ہے۔ لیکن آگے اس نے کچھ نہیں پوچھا کہ احمدؑ (علیہ السلام) کون تھا اور کب پیدا ہوا۔ اور اسی طرح خاموش ہوا اسی افسر نے بغیر میری کسی بات یا تحریک کے خود بخود مجھ سے سوال کیا کہ کیا تم تمام مسلمانوں کو ایک بیرق (جھنڈے) کے نیچے جمع کرنا چاہتے ہو۔ میں نے بجواب کہا کہ بیرق (جھنڈے) سے اگر تمہاری مراد کسی حکومت کے تاج و تخت کا جھنڈا ہو تو یہ درست نہیں۔ ہاں میں چاہتا ہوں کہ قرآن کریم کے نیچے ہاں اسی قرآن کے (جو تم مجھ سے لے چکے ہو) جھنڈے کے نیچے نہ صرف جمیع مسلمانانِ عالم کو بلکہ جمیع اقوامِ عالم کو جمع کر دوں۔ اور ساتھ ہی میری دلی خواہش ہے کہ نوجوانِ روس اس کی صف اوّل میں ایستادہ ہوں اس جواب پر وہ بالکل ساکت و صامت رہا۔ فالحمدللہ علےٰ ذالک۔

اور یہ تمام حضور کی دعاؤں کی برکت تھی ورنہ میں کیا چیز ہوں۔ جب مجھے تاشقند میں گوشکی کی طرف جانیکا حکم ملا تو میں نے اس حکم کی تعمیل سے انکار کیا۔ چنانچہ مجھے قیدخانہ سے نکالکر پھر قید کر دیا گیا۔ مجھے تاشقند میں ایک عالی شان مکان اور معقول تنخواہ کی رغبت دی گئی کہ میں ان کے سکول میں ہندی اور فارسی زبان کا ماسٹر بن جاؤں۔ گویا میں انکے نزدیک ایک طفل شیرخوار تھا کہ مٹی کے کھلونوں پر اپنے مقصد کو بھول جاؤں گا۔ لیکن جب میں نے ان کی مہربانی کا شکریہ ادا کیا کہ میں تو تمہاری ہر خدمت کے لئے طیار ہوں۔ بشرطیکہ ایک مقررہ میعاد کے بعد مجھے بخارا جانے کی اجازت دیجائے تو انہوں نے اسطرح مشروط طریق پر میری خدمات سے فائدہ اوٹھانا نہ چاہا۔ اور ایک ہفتہ کے بعد مجھے جب بند گاڑی میں جسکے دونوں دروازوں پر مسلح روسی کھڑے تھے۔ کاکان کے ریلوے اسٹیشن پر پہونچایا۔ جو سمرقند اور مرو کے درمیان بخارا جانیکا جنکشن ہے تو اسوقت مجھے اتنا صدمہ ہوا کہ شاید امیر عالم خان امیر بخارا کو اپنا تاج و تخت اور خزانہ چھوڑتے ہوئے اتنا صدمہ نہ ہوا ہوگا۔ میں نے بخارا کے سبزہ زار کو دور سے دیکھا۔ لیکن مجھے منع کیا گیا کہ میں مضبوط آہنی سیخوں کی کھڑکی میں سے بھی کھڑا ہو کر باہر نہ جھانکوں۔ چنانچہ میں بیٹھ گیا۔ اور میری گاڑی وہاں سے مرو پہونچی۔ مرو میں چونکہ گوشکی جانیکے لئے گاڑی تیار نہ تھی مجھے جیل خانہ میں اتار دیا۔ اور پھر دوسرے دن مجھے گوشکی بھیجدیا تیسرے دن ہماری گاڑی گوشکی پہونچی گوشکی میں میں بات بات پر افسرانِ جیل سے لڑا کرتا تھا۔ کیونکہ روسیہ سے نکلنے پر میں روسیہ کے قیدخانہ کو ترجیح دیتا تھا۔ بعض روسی افسر مجھ پر غصہ ہو جاتے تھے۔ اور بعض ہنسا کرتے تھے کہ افغان بے وقوف ہے۔ آزاد ہونا نہیں چاہتا۔ میں اس ساتھ والی پہاڑی کو جس کے پیچھے افغانستان ہے اشارہ کر کے کہتا تھا۔ میں بے وقوف نہیں۔ وہ بے وقوف ہے جس نے مسیح موعود کو نہیں پہچانا۔ میں اسبات پر عہد کیا کرتا تھا کہ میں افغانستان ہرات کی طرف ہرگز ہرگز نہیں جاؤں گا۔ میرے پیارے آقا! حضور کا نالایق اور ناچیز خدمتگار افغانستان سے مطلق نہیں ڈرتا تھا۔ کیونکہ میرا محبوب آقا علیہ السلام فرما گئے ہیں صد حسین است در گریبانم۔ ایک مولانا عبد اللطیف شہید مرحوم پر کیا موقوف ہے۔ میرے خدام میں سینکڑوں ہزاروں ایسے جان نثار موجود ہیں۔ جو حق کیلئے اپنی جانوں کو حضرت حسینؓ کی طرح قربان کریں گے۔ صرف مجھے اس بات کا غم تھا۔ کہ میرے آقا نے صرف بخارا پہونچنے کے لئے مجھے حکم دیا ہے۔ یہ بھی اگر پورا نہ کر سکوں۔ تو پھر اور کیا کام کروں گا۔ اور اگر ہرات کی طرف بھیجا گیا تو پھر سرحدات سے آنا بڑا مشکل ہو گا۔ اور تعمیل حکم میں دیر ہوگی۔ لیکن یہ میں نے عزم صمیم کر لیا تھا کہ ایک دفعہ نکالیں گے پھر آؤں گا پھر پکڑ کر نکالیں گے۔ دوبارہ آؤں گا۔ اگر تیسری بار پھر نکالدیں گے تو چوتھی بار جامہ انسانیت کو ..... درویشانہ کپڑے پہن کر ایک رباب لونگا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی فارسی نظمیں پڑھتا ہوا داخل ہونگا۔ کیونکہ میں نے دیکھا تھا۔ روسی مرد و زن موسیقی کے بڑے دلدادہ ہیں۔ باجے کی آواز پر مٹتے ہیں۔ لیکن جسطرح بھی ہو سکے ایک دفعہ بخارا پہونچونگا۔ کیونکہ حضور نے ۱۹۲۳ء عاجز کو فرمایا تھا کہ کسی نہ کسی طرح بخارا ایک دفعہ پہونچ جاؤ۔ پس میں نے پختہ ارادہ کیا تھا کہ یا تو گولی سے مار کر مجھے سبکدوش کر دیں گے یا بخارا پہونچ جاؤں گا۔ لیکن الحمدللہ کہ میں حضور کی دعاؤں سے بخارا پہونچ گیا۔ مجھے اس بات سے بھی بڑی تکلیف پہونچتی تھی۔ کہ اگر میں روسیہ سے نکلا تو حضور کو قدم قدم کے مارے اطلاع کیسے دونگا۔ میں نے ارادہ کیا کہ میں روسیہ سے نکلنے کی اطلاع حضور کو نہیں دونگا۔ میں نے خیال کیا کہ صرف دعا کے لئے اطلاع دونگا اور فوراً واپس داخل ہونگا۔ حتیٰ کہ بخارا پہونچ جاؤں گا یا مر جاؤں گا۔ لیکن حضور کی دعاؤں ہی سے پہونچ گیا۔ فالحمدللہ۔

میرے پیارے آقا۔ روسی ترکستان میں خاکسار نے مفصلہ ذیل جیل خانوں اور زندان خانوں کو دیکھا ہے

قہقہ۔ عشق آباد۔ مرو۔ کاکان (دو بار)
سمرقند (دو بار) تاشقند۔ بخارا (دو بار)
گوشکی۔ مجھ سے بعض ترکمان کہا کرتے تھے کہ تم کو مار ڈالیں گے میں انکی باتوں پر ہنسا کرتا تھا کہ میں سرکاری آدمی ہوں مجھے تو اول مار نہیں سکتے۔ اگر مار دالیں گے تو میری سرکار خداوند سے سخت باز پرس کرے گی۔ ایک دفعہ جب کہ میں کا کام

م کے مسلح روسی پولیس سے قید خانہ تک ... ایک صاحب کی موجودگی سے نکلکر ... پہونچا تو بعض دوستوں نے ... کہ اب کے بار گولی سے ... ہلاک کیا جاؤں گا۔ لیکن ...

تبلیغ اسلام کے متعلق ہماری پوزیشن

کیا جاگ کر پھر سو جاؤ گے؟

کانگرس کلکتہ کے اجلاس خاص پر ہندو مسلم اتحاد کے سوال کے ضمن میں شدھی اور سنگھٹن کا سوال بھی زیر بحث تھا۔ اور شدھی کے سلسلہ میں ہی جماعت احمدیہ کے نمائندوں کو ہمارے امام سے طلب کیا گیا تھا۔ اس کمیٹی میں جو ہماری موجودگی میں ہوئی اس سوال کے متعلق یہ طے پایا تھا کہ یہی کمیٹی بعد میں منعقد اجلاس کر کے اسکی جزئیات وغیرہ پر غور کر کے کوئی ایسی صورت پیدا کرے گی جس میں تصادم کا خیال نہ رہے اور اشاعت مذہب کی آزادی پر کوئی پابندی نہ ہو ابھی ہم نہیں کہہ سکتے کہ اس مطلب کے لئے پھر کب کمیٹی ہوگی اور اسکا کیا حشر ہوگا؟

ہمارے جانے سے پیشتر ہر دو فریق اس بات پر متفق معلوم ہوتے تھے کہ دونوں قومیں اپنے مبلغین کو بلا لیں۔ اور سوال صرف پہلے یا پیچھے آنے کا تھا۔ جمعیۃ العلماء کی طرف سے اس امر پر زور تھا کہ چونکہ آریوں نے جارحانہ حملہ کیا ہے لہذا وہ پہلے واپس آئیں۔ سوامی شردھانند صاحب کہتے تھے کہ اگر تین دن بھی میدان خالی ہو گیا تو سب کیا کرایا صاف ہو جائیگا۔

لیکن اسکے ساتھ ہی یہ مشکل بھی پیش تھی کہ احمدی جماعت کے مبلغین کا کیا قدم تھا۔ چنانچہ سوامی شردھانند اور پنڈت مالوی مصر ہوتے تھے کہ اگر یہ جماعت واپس نہ آئی تو ایسا سمجھوتہ لاحاصل ہے۔

غرض اس سوال نے معاملہ کی صورت کو نازک بنا دیا۔ ہماری پوزیشن اس مسئلہ میں جو کچھ بھی تھی وہ اس تار سے ظاہر ہے جو ناظر تالیف و اشاعت کی طرف سے ملتان بیٹھے ہوں کے نام بھیجا گیا تھا اور ہمیشہ ہماری یہی پوزیشن ہوگی کہ

ہم تبلیغ کا کام بند نہیں کر سکتے

چونکہ تبلیغ و اشاعت اسلام کا کام ہم نے شدھی کے مقابلہ میں شروع نہیں کیا تھا اور نہ یہ تحریک ہمارے لئے محرک ہوئی۔ احمدی جماعت مسلمہ طور پر ایک

اسلامی تبلیغی جماعت ہے۔

جس کے تبلیغی پرچم ایشیا یورپ افریقہ امریکہ آسٹریلیا اور جزائر کی دیواروں پر لہرا رہے ہیں اور جس نے ضرورت کے وقت

افغانستان کے سنگلاخوں میں اپنے خون

سے اعلان کیا ہے۔

چنانچہ ایک مبلغ ابھی ابھی روسی گورنمنٹ کے تشدد کا نشانہ ہو کر محض سلسلہ کی تبلیغ و اشاعت کرتے   آتے ہوئے سرحد ہندوستان پر گرفتار ہو گیا ہے۔

پس ہماری تبلیغی کوششیں آج شروع نہیں ہوئیں۔ اسلام ایک جماعت داعیہ کی تعلیم دیتا ہے کہ ہر وقت رہنی چاہیئے اور ایسی تعلیم کے عملی ہونے کے لئے

خداتعالیٰ نے اس جماعت کو کھڑا کیا ہے۔

پس جبکہ احمدی جماعت اسلام کی جماعت داعیہ ہے وہ اپنے فرض سے کسی وقت غافل   نہیں ہو سکتی۔

ہمنے ہندوستان میں اپنی تبلیغ کے دائرہ کو محدود رکھا تھا اور اس کی وجہ صرف یہی تھی کہ ہمیں خیال تھا کہ اندرون ہند دوسرے علماء حفاظت و اشاعت اسلام کے لئے کام کر رہے ہونگے۔ مگر شدھی کی تحریک سے اس کمزوری کے محسوس کرنے پر

ایک باقاعدہ نظام کے ماتحت تبلیغ و حفاظت کا کام جاری کر دیا گیا۔

جس سرگرمی اور جوش کے ساتھ جماعت نے اپنے فرض کو ادا کیا

اسلامی ہند کی تاریخ میں یادگار رہیگا۔

دوستوں اور دشمنوں نے اس منتظم کام کو پسند کیا اور اس کی تعریف میں اخبارات نے اپنے کالموں کو رنگ دیا۔ لیکن اب سوال یہ ہے کہ

کیا ہمارا کام ختم ہو گیا

ایک سے زیادہ مرتبہ یہ بات کہی گئی ہے اور حضرت امام نے اپنے خطبات میں اسکا اعلان کیا ہے

کہ ہمارا کام کبھی ختم نہیں ہو سکتا۔

جب حالت یہ ہو کہ ہمارے کام کا دائرہ وسیع اور مقصد بلند ہو تو ہم آرام سے نہیں سو سکتے اور ایک فارغ البال انسان کی طرح زندگی بسر نہیں کر سکتے۔

اس فتنہ ارتداد نے ہمکو جگایا ہم جاگے اور اٹھے اور حرکت شروع کی مگر کیا اب جاگ کر پھر سو جائیں گے؟

کام کا حلقہ وسیع ہو رہا ہے اور اسلئے حضرت امام چاہتے ہیں کہ تبلیغ کے لئے ہر سال میں کچھ دن ہر شخص اپنی زندگی کے وقف کرے۔ یہ ایام اس روزانہ سلسلہ تبلیغ کے علاوہ ہونگے جو ہر شخص کو تبلیغ کا اختیار کرنا لازمی ہے۔

وقف کنندگان کی تعداد میں اضافہ نہیں ہو رہا اسکی بڑی وجہ یہ ہے کہ تحریک جاری نہیں۔ مگر میں پوچھتا ہوں کہ

کیا ہم تحریکوں کے محتاج ہیں؟

اگر حالت ایسی ہے تو ہماری حالت اس کمزور انسان سے زیادہ نہیں جو محرکات پر زندگی بسر کر رہا ہو۔ جب تک وہ محرکات کا استعمال کرتا ہے اسمیں حس اور توانائی ہے جو عارضی ہے جہاں بند ہوا مردے کی طرح گر پڑا۔ خدارا اس حالت کو چھوڑ دو۔ کہ

یہ فاتح قوموں کے سزاوار نہیں

ہمارے پروگرام میں کل دنیا کو اسلام کے جھنڈے کے نیچے لانا ہے اور دین واحد پر جمع کرنا ہے۔ پروگرام تحریکوں کے محتاج رہے تو کام کے سست ہی نہیں بلکہ بند ہو جانیکا خطرہ ہے۔ ہمکو مشین کی طرح کام کرنا چاہیئے۔ اگر کوئی تحریک اور اعلان نہ ہو تب بھی ہم اپنے کام میں سست اور غافل نہ ہوں۔

سوامی شردھانند نے جو اعلان اپنی قوم کو بیدار کرنے کے لئے کئے ہیں۔ وہ ظاہر کرتے ہیں کہ وہ اپنی پوری قوت اور انتہائی طاقت سے حملہ کرنا چاہتا ہے۔ اگر ہم نے اسموقعہ پر ذرا بھی سستی کی اور وقت کو شناخت نہ کیا تو ہم بہت پیچھے رہ جائیں گے۔ وہ اپنی قوم سے لاکھوں روپیہ اور ہزاروں والنٹیروں کا مطالبہ کرتا ہے۔ کروڑوں کی جماعت اور دولتمند قوم کے سامنے یہ مطالبہ نہایت ادنیٰ چیز ہے۔ ایک ایک آدمی روپیہ کے سوال کو پورا کر سکتا ہے۔ میں نہیں کس چیز کی قربانی کے لئے تحریک کروں۔

بجز اس کے کہ یہ کہدوں کہ تمہارے پاس اپنا ہے کیا؟ جو کچھ تمہارے گھروں میں ہے وہ سب سلسلہ کا ہے اور تم سب سلسلہ کے ہو پس

لاؤ اور آؤ

کہ اب اسکے سوا فیصلہ نہ ہوگا۔ اسلئے تم اسکے منتظر نہ رہو کہ تمکو بلایا جاوے بلکہ تم خود ناظر امداد سے پوچھو کہ

کب آئیں

روپیہ کی بے انتہا ضرورت ہے۔ امداد کی تحریک میں ابھی تک حضرت امام نے عام چندہ کی تحریک نہیں کی لیکن کیا اسکا یہ مطلب ہے کہ ہم اس خاص تحریک میں داخل نہ ہوں۔

سو روپیہ کوئی بڑی رقم نہیں۔ یہ میں اس لحاظ سے کہتا ہوں کہ

قربانی کے کامل جذبہ سے متحرک احمدی کی نظر میں کوئی چیز نہیں۔

ورنہ میں اسے بڑی رقم سمجھتا ہوں۔ اور ہے۔ پھر کیا وجہ ہے کہ ابھی تک ایک ہزار شخص بھی اس تحریک میں شریک نہ ہو جاوے۔ پس آؤ ہم اس تحریک کو ایک ہزار کے عدد سے پورا کریں۔ کہ اس مقصد کے لئے

ایک لاکھ جمع ہو جاوے

آئندہ سال کے بجٹ میں یہ مدّ مستقل کر دیا گیا ہے اور جاری انتظام نہیں ہے۔ حضرت امام نے تحریک کرتے سے پہلے ہی کہہ دیا تھا کہ

ہم میدان میں جا کر ہٹیں گے نہیں

اور جماعت کو قدم رکھنے سے پہلے سوچنے کا موقع دیدیا گیا تھا۔ اب جب ہم میدان میں جا چکے ہیں کوئی چیز وہاں سے ہمکو اللہ کے فضل سے ہٹا نہیں سکتی۔ صرف ایک ہی چیز ہے کہ

ہم اپنے مقصد کو تمام و کمال پالیں

اسوقت ہی ہمارا واپس آنا نہ ہوگا۔ بلکہ وہ ہمارا مستقل قیام ہوگا۔ کہ ہم خود ہی وہاں ہونگے پس اٹھو اور جاگو اور اب سونے کی کوشش نہ کرو۔

خواجہ کمال الدین صاحب کا انکار احمدیت کا جواب

خواجہ کمال الدین صاحب نے مصر میں احمدیت کا انکار کیا اسکا اعلان شیخ محمود احمد صاحب مجاہد مصری نے اپنے اخبار قصر النیل اور الفضل کے ذریعہ کیا۔ لاہور کا پیغام صلح جواب دیتا ہے کہ یہ کوئی نیا افترا نہیں۔ کیونکہ چونکہ شیخ یعقوب علی صاحب ایڈیٹر الحکم کو ہمیشہ خواجہ صاحب سے عناد و بغض رہا ہے۔ چونکہ شیخ محمود احمد صاحب نے بھی باپ کی آغوش میں پرورش پائی۔ لہذا یہ افترا ہے مجھ کو یہ پسند ہے کہ میں ذاتیات کی بحث میں الجھوں ورنہ میں بتا دیتا کہ مجھ پر بغض و عناد کا الزام محض افترا ہے میں نے ہمیشہ الحب للہ والبغض للہ پر خدا کے فضل سے عمل کیا ہے۔ اور کبھی گوارا نہیں کیا کہ سلسلہ کے بدخواہ اور فریق کی حقیقت سے جماعت کو آگاہ نہ کروں۔

خواجہ صاحب نے اگر انکار نہیں کیا اور یہ افترا ہی ہے تو میں پیغام صلح سے کہتا ہوں کہ وہ خواجہ صاحب سے مندرجہ ذیل اعلان لکھوا کر مجھے بھجوا دیں میں اسے مصر کے اخبارات میں شائع کرا دونگا۔ مصر کے ان اخبارات میں جنمیں خواجہ صاحب کا اعلان شائع ہوا ہے اور جن کے پرچے ہمارے پاس موجود ہیں۔ اعلان کا مضمون حسب ذیل ہے۔

میں خواجہ کمال الدین اس امر کا علی رؤس الاشہاد اعلان کرتا ہوں کہ میں حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو وہی مسیح موعود اور مہدی مسعود یقین کرتا ہوں جنکے تمام مسلمان منتظر تھے اور انکے تمام دعاوی پر جو آپ کی تصانیف میں موجود ہیں ایمان رکھتا ہوں۔ انکو ظلّی بروزی نبی ہی یقین کرتا ہوں۔

میرا عقیدہ ہے کہ مسیح ابن مریم نبی ناصری وفات پا چکا ہے اور کشمیر میں مدفون ہے۔ وہ آسمان پر زندہ نہیں اٹھائے گئے۔ اور ان لوگوں کو کافر یقین کرتا ہوں جنھوں نے حضرت مرزا صاحب پر کفر کا فتویٰ دیا ہے۔

نہایت مختصر اعلان ہے اور لاہور کے عقیدہ کے موافق الفاظ ہیں۔ اگر پیغام صلح خواجہ صاحب سے یہ اعلان کرواتے میں کامیاب ہوگیا تو میں اعلان کر دونگا کہ پیغام

عذر گناہ بدتر از گناہ نہیں کیا

اسی سلسلہ میں پیغام نے منشی مبارک علی صاحب تازہ وارد مصر کی مراسلت کا ذکر کیا ہے کہ وہ لکھتے ہیں کہ یہ جھوٹ ہے خواجہ صاحب نے انکار نہیں کیا۔ حاضرین جلسہ میں سے کسی کو احمدیہ موومنٹ کا علم نہ تھا اور نہ کسی نے خواجہ صاحب کو انکے عقائد کے متعلق سوال کیا۔

یہ نامحمدی شہادت پیغام صلح کو مبارک ہووے اگر پیغام اس شہادت پر حصر کریگا تو میں ان اخبارات کے اصل مضامین کو شائع کر دونگا جن میں یہ بحث شائع ہوئی ہے۔ ہمنے نہیں لکھا کہ کسی عام جلسہ میں سوال و جواب ہوئے تھے۔ پیغام اپنے دعویٰ میں سچا ہے تو خواجہ صاحب سے اعلان کرائے۔

بانی آریہ سماج کی تاریک زندگی کی [illegible] روشنی میں

جناب میر قاسم علی صاحب ایڈیٹر فاروق کا نام میری کسی معرفی کا محتاج نہیں میر صاحب آریہ سماج کے لٹریچر سے خوب واقف اور ماہر ہیں اور آپ کی زندگی کا بہت بڑا حصہ آریہ سماج سے مباحثات میں بسر ہوا ہے حال ہی میں آپ نے [illegible] پنجاب کی آریہ سماجوں کو چیلنج دیا وہ لیکچر ہے جس کا عنوان اوپر دیا گیا ہے میر صاحب نے اپنے اس لیکچر کو کتابی صورت میں چھاپ دیا ہے تاکہ عام مسلمان اس سے فائدہ اٹھائیں اور آریہ سماج کے گندہ دہن لیکچرار کا منہ بند کر دیں۔

یہ کتاب سوامی دیانند کی لائف سے جو خود آریہ سماج کی مشہور سوانح عمریوں سے ماخوذ ہے۔ کتاب کو شروع کرکے ختم کئے بغیر چھوڑنا محال ہے۔ نہایت عمدہ ولایتی کاغذ پر اسے بہت خوبصورت چھاپا گیا ہے۔ اور طباعت کی ضروریات کی گرانی کے ایام میں باوجود [illegible] اسقدر کتاب کی قیمت [illegible] مقرر کی ہے۔ یہ کتاب ہزاروں کی تعداد میں شائع ہونی چاہئیے۔ اسلامی انجمنوں اور تبلیغی جماعتوں کو اسے کثرت کے ساتھ پھیلانا لازمی ہے۔ ایڈیٹر فاروق قادیان سے درخواست کرنے پر ملے گی۔

دار الامان کا ہفتہ

(۱) حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو ایک روز درد سر کی شکایت رہی۔ اب آپکی طبیعت الحمدللہ اچھی ہے اور آپ امور جماعت دینیہ کے انصرام میں مصروف ہیں۔
(۲) حضرت ام المومنین چند روز کے لئے [illegible] اپنے بھائی ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب کے پاس تشریف لے گئی تھیں [illegible] واپس تشریف لے آئی ہیں آپ کی طبیعت [illegible] احباب دعا فرماویں۔ حضرت نانا جان صاحب بھی تشریف لے آئے [illegible]
(۳) مبلغین کی [illegible] رخصتوں [illegible] روشن علی صاحب [illegible] مبلغین [illegible]
(۴) [illegible] جلد ختم [illegible]
(۵) مولوی [illegible] کی تکمیل ہو جائے۔

شکریہ

[illegible] صدقہ [illegible] عزیز [illegible] پیدا ہونے [illegible] مبارک باد [illegible]

ایک نہایت مخلص احمدی کا انتقال

[illegible] غلام مصطفےٰ [illegible] ایک نہایت مخلص وفادار [illegible] برادر عزیز [illegible] غلام رسول صاحب [illegible] اور خاص ترقی کرتے [illegible] سلسلہ کیلئے ہر قسم کی قربانی [illegible] کے باوجود [illegible] اس سفر سے واپس آکر [illegible] کا آیا۔ اور اس تار کے بعد [illegible] ۵ اکتوبر ۱۹۲۳ء کو حضرت خلیفۃ المسیح [illegible] صاحب نے خطبہ جمعہ کے بعد نماز جنازہ کا اعلان کرتے ہوئے بتایا کہ مرحوم ایک خاص اور مخلص آدمی تھے اور اپنی جماعت میں ممتاز تھے [illegible] مرحوم کی وفات ایک قومی صدمہ ہے۔ [illegible] کرتا ہوں [illegible] ایڈیٹر الحکم کو بے حد مخلصانہ تعلقات تھے [illegible] ایک مخلص اور وفادار صادق دوست کی جدائی کو محسوس کرتا ہے [illegible] مرحوم اور [illegible] خاندان سے اظہار ہمدردی کرتا ہوں اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے قرب میں جگہ دے اور مقام رضا پر اٹھائے اور آپکے پسماندگان کو صبر جمیل اور [illegible]

دنیا میں انقلاب عظیم ہونیوالا ہے

اخبارات میں ایک امریکن نجومی

کی پیشگوئی شائع ہو رہی ہے جس کو میں تمام و کمال چھاپ دیتا ہوں۔ پیشگوئی کی کیا حقیقت اور وقعت ہے اس سے قطع نظر ناظرین ملاحظہ کریں گے۔ کہ اسمیں مسیح موعود کے **نزول وظہور** کی بھی پیشگوئی ہے۔ اور انقلاب عظیم اسی کے دست مبارک پہ قرار دیا گیا ہے۔ اسکا ظہور ۱۹۳۲ء میں بتایا گیا ہے۔ احمدی جماعت خدا کے فرستادہ مسیح موعود کو قبول کر چکی ہے جو آج سے پندرہ برس پیشتر اس دنیا سے اپنا کام کرکے رخصت ہو گیا مگر جبکہ اس کا **سلسلہ زندہ ہے تو وہ زندہ ہے**۔ اسکا نائب اور خلیفہ اسکے قائم کردہ سلسلہ کو دنیا میں پھیلا رہا ہے اور اس میں کوئی بھی شبہ نہیں کہ خود اس کے ہاتھ پر بڑے بڑے انقلاب مقدر ہیں۔ جو روحانی دنیا اور مذہب کے عالم میں ہونیوالے ہیں۔ اور ہو رہے ہیں۔ وقت آتا ہے کہ تمام قومیں نیازمندی کے ساتھ مسیح موعود کو قبول کریں گی ... پیشگوئی حسب ذیل ہے۔

دنیا میں انقلاب عظیم ہونیوالا ہے

امریکہ کے ایک نجومی کی پیشین گوئی

ہرات کا ایک مسلم اخبار لکھتا ہے کہ امریکہ کے ایک نجومی نے ۱۹۳۲ء کے متعلق حسب ذیل پیشگوئی کی ہے۔

فرانس کے ملک میں ایک زبردست انقلاب ہوگا۔ جس سے فرانسیسی تمدن قریب قریب ختم ہو جائے گا۔ جرمنی میں دوستی مستحکم ہو جائے گی۔ سلطنت اٹلی مضبوط ہوگی۔ آسٹریلیا کے ٹکڑے ہو جائیں گے۔ کینیڈا انگریزوں سے جدا ہو کر کسی شخصی حکومت کے اندر آجائیگا۔ آئرلینڈ کو کلی آزادی نصیب ہوگی۔ ہندوستان آزاد ہو جائیگا اور ایک مستقل سلطنت جمہوری قائم ہو جائیگی۔ کینیڈا سلطنت انگریزی سے جدا ہو کر امریکہ سے متحد ہو جائیگا۔ چین میں اسوقت انقلاب اور پریشانی رونما ہے۔ لیکن عنقریب وہاں ترقی ہوگی۔ اور جاپان پر بھی اسکا قبضہ ہو جائیگا۔ روس اپنے افسر کے ذریعہ سے ساری دنیا کی سلطنتوں کو جمہوری بنا دیگا۔ ممالک مشرق سے ایک شخص مثل حضرت مسیح نمودار ہوگا اور ساری دنیا پر مسلط ہو کر نئے طرز کی حکومت کرے گا۔ اس شخص کا ظہور ۱۹۳۲ء بمطابق ۱۳۴۲ھ میں ہوگا۔ اس کے ظہور سے سیاست مذہب اخلاق۔ انسانیت اور دنیا کے تمام طریقوں میں ایک کلی انقلاب پیدا ہو جائیگا۔ اور یہ انقلاب ایسا ہوگا جسے اب تک کسی نے نہیں دیکھا ہوگا۔ انقلاب کے جملہ لوازمات اسی شخص کے پاس ہونگے۔ اور سونا بیک بیبیاں کی طرح اس کے پاس ہوگا۔ کروڑوں اسکے تابع اور مطیع ہونگے۔ اور وہ خود کسی سے نہ ڈریگا۔ ہر شخص اس کا دوست ہو جائیگا۔ اتنے آدمی اس کے گرد جمع ہونگے کہ کسی کو مقابلہ کی طاقت نہ ہوگی۔ وہ سارا انتظام خود کریگا اور دنیا کی حکومتیں اسکے اشارے پر کام کریں گی۔ وہ ظلم کو مٹا دیگا اور جو کوئی اسکا کہا نہ مانیگا اس کی کھال کھچوا دیگا غرضکہ دنیا کی سلطنت اس کے لئے مخصوص ہوگی۔

عقیدہ کفارہ کے نتائج

لنڈن کے مشہور اخبار ڈیلی ٹیلیگراف نے لنڈن کے لاٹ پادری کی چٹھی چھاپ کر دنیا کو حیران کر دیا ہے کہ کس قدر بداخلاقی بڑھ رہی ہے۔ لنڈن ہی پر یہ بات موقوف نہیں عام طور پر دنیا میں بداخلاقی کا مرض بڑھ رہا ہے اور اس کی بڑی وجہ یہ ہے کہ **خدا پر وہ زندہ ایمان نہیں رہا**۔ جو انسان کے اندر **گناہ سوز فطرت پیدا** کر دیتا ہے۔ لنڈن کے لاٹ پادری کو اور دوسرے عیسائی صاحبان کو غور کرنا چاہیئے کہ کفارہ کے مسئلہ نے گناہ پر لوگوں کو دلیر کر دیا ہے۔ اور وہ بے خوفی سے گناہ کرتے ہیں۔ بہرحال میں افسوس کے ساتھ لاٹ پادری کی اس چٹھی کو درج کرتا ہوں۔

لنڈن کی سیرگاہوں میں اخلاق کے نظارے

لنڈن کے لاٹ پادری اخبار ڈیلی ٹیلیگراف میں تحریر فرماتے ہیں میں محسوس کرتا ہوں کہ ان خطرناک انگیز نظاروں کے خلاف پروٹسٹ کرنیکا وقت آپہنچا ہے کہ جو ہماری سیرگاہوں اور کھلی جگہوں میں بالعموم اور ہائیڈ پارک میں بالخصوص دیکھنے میں آتے ہیں۔ روز روشن میں لوگ بدفعلی کرتے اور بدترین قسم کی ناشائستگی دکھاتے دیکھے جاتے ہیں۔ سورج غروب اور رات ہو جانیکے بعد تو ان برائیوں میں اس حد تک اضافہ ہو جاتا ہے کہ ان کو اخبارات میں بیان نہیں کیا جا سکتا۔ عوام کے اخلاق کو ترقی دینے کی حامی انجمن کی لنڈن کونسل نے کر چکا میں عرصہ ہوں کچھ سال تک نہایت تجربہ کار اشخاص کو مقرر کر رکھا تھا کہ وہ ایسی سیرگاہوں میں مشاہدات کرنے کے بعد اپنے نتائج کی حکام کے پاس رپورٹ کریں۔

سیرگاہوں میں دس راتیں

انجمن ترقی اخلاق عوام کی سال ۱۹۲۳ء کی رپورٹ میں بعض حیرت انگیز واقعات کا انکشاف موجود ہے۔ مذکورہ بالا لاٹ پادری لکھتے ہیں کہ ہائیڈ پارک میں دس رات کے مشاہدہ سے بداخلاقی اور ناشائستگی کے ۸۴ واقعات کا انکشاف کیا۔ اسیطرح لنڈن کی پانچ دیگر سیرگاہوں میں دس روز کے مشاہدہ نے ۲۶۱۵ بداخلاقی کے واقعات کو طشت ازبام کیا۔ لنڈن میں عوام کے سیر و آرام کی خاطر سیرگاہوں اور کھلے میدانوں کی ایک بڑی تعداد مہیا کی گئی ہے جسے لنڈن کی شائستہ شہری عام طور پر نہایت ناشائستگی سے استعمال کرتے ہیں۔ اب حالت یہ ہے کہ ان مقامات میں کوئی شریف انسان منہ پر نقاب ڈالے بغیر نہیں جا سکتا۔

اسلام کے مقابلہ میں ہندو مذہب کے نقائص

۱۱ ستمبر کو مسلمانان مین پوری کی دعوت پر جناب چوہدری فتح محمد خان صاحب سیال ایم۔ اے امیر احمدی وفد تبلیغ آریہ قادیان مین پوری میں تشریف لائے اور وہاں کی مسلمان پبلک کی درخواست پر بعد عشاء ہماری مجوزہ تبلیغ اسلام کی ضرورت پر تقریر فرمائی۔ صدر جلسہ جناب ہادی یار خان صاحب رئیس کو منتخب قرار پائے لیکچر دو گھنٹہ رہا جسے لوگوں نے اس دوران کیا غور سے سنا۔ لیکچر میں اسباب پر زور دیا گیا کہ تبلیغ اسلام کی اسوقت نہایت ضرورت ہے لیکن یہ کام نفسانی جوش کے ماتحت نہیں ہونا چاہیئے۔ اور اس کام میں فریق مخالف کا تتبع نہیں کرنا چاہیئے۔ بلکہ محبت۔ امن۔ اور الٰہی جوش کیساتھ کیا جانا چاہیئے۔ کیونکہ اسلامی مبلغین کے لئے خاص طور پر اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ اگر تم سے کوئی بدی کرے تو اسکی بدی کو احسن بات سے رفع کرو۔ یعنی ان لوگوں کی نفرت اور دشمنی کو محبت اور خیر خواہی سے کاٹ دو۔ اسکے بعد تمہارے دشمن کا دل بھی موم ہو جائیگا۔ آپنے اس بات کا دعویٰ فرمایا کہ ہندوستان میں اتحاد ہی نہیں بلکہ وحدت کی ضرورت ہے اور یہ وحدت تمام دنیا میں عموماً اور ہندوستان میں خصوصاً اسلام کے ذریعہ قائم ہو سکتی ہے کیونکہ ہندو مذہب کی تعلیم ایسی ہے کہ اس سے تفرقہ اور نفاق پیدا ہوتا ہے مثلاً ذات پات اور چھوت چھات کے مسائل دشمن اتحاد ہیں۔ لیکن اسلام نے ان مسائل میں ان اکرمکم عند اللہ اتقکم کہکر محض ذاتی قابلیت اور لیاقت کو مدنظر رکھا ہے اور یہی عزت کا صحیح معیار ہے۔ اسطرح ہندو مذہب بزدلی سکھاتا ہے کیونکہ ایک حصہ قوم کو گذشتہ ... [illegible] مذہبا عادات شقاوتی پائی جاتی ہیں جس سے تمام قوم پر اثر پڑتا ہے۔ اس بداخلاقی کا علاج اسلام نے ولکم فی القصاص حیوٰۃ یا اولی الالباب کہکر فرمایا ہے کہ جو شخص اپنے ایمان یا اپنے اہل و عیال کی حفاظت کرتا ہوا مارا جائے اسکو شہید قرار دیکر بزدلی کو جڑ سے اکھاڑ دیا ہے۔

ہندوستان کا سب سے بڑا مرض جہالت ہے اور وہ ہندو مذہب کی طفیل ہے۔ کیونکہ ہندو مذہب کی رو سے سوائے برہمنوں کے کسی کو وید پڑھنے کی اجازت نہیں۔ اس لئے ہندوستان میں کسی زمانہ میں بھی روحانی علوم قومی طور پر نہیں پھیلے۔ برخلاف اسکے ہر ایک مسلمان مرد اور عورت پر قرآن شریف کا پڑھنا فرض ہے۔ اسیطرح قتل اولاد۔ رسم ستی۔ خود کشی اور بدتہذیبی کو منع کرکے نسل انسانی پر بہت بڑا احسان کیا ہے۔ نیوگ کو منع کرکے تحفظ نسل انسانی کو مکمل کر دیا ہے۔

ان تمام امور پر غور کرنے سے ثابت ہوتا ہے کہ اس وقت وہ تمام امراض کا اصل باعث ہندو مذہب ہے اور ان کا اصل علاج اسلام ہے۔ یہ تمام امراض ہندوستان کی طرح عرب میں بھی پائے جاتے ہیں اور عرب بھی ہندوستان کی طرح کمزور ہو رہا تھا۔ اور ایک مریض لا علاج بن رہا تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مسیحا کی صورت میں ظہور پذیر ہوئے۔ اور عرب کے تمام مرضوں کا علاج کرکے ان کو ادنیٰ سے اعلیٰ۔ اجہل سے اعلم۔ اور اکفر سے اتقیٰ قوم بنا دیا۔

(شیخ فیض الحسن از مین پوری)